۱۷ جنوری
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۱۷ جنوری ۱۹۱۳ء | نمبر ۳

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا عہ
فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۳ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ حرفتی کارخانجات

شرح:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ/
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ہر/
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ہے/
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ہے/
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ماہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکریٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول مِن تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیے پرتاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی مِن تصنیف قاضی میر محمد کو لنجی۔ فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جوہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس مِن تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری نیکسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم [من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر۔ اور ۱۲ر +
یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہرایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر۔ ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر۔ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +
آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے۔ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار۔ فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری۔ مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۱۲ر۔ فارسی اردو ۱۴ر +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہرایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران۔ یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازمونکے لئے مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۱۷ جنوری ۱۹۱۳ء نمبر ۳

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

کوہمری بازار میں آگ لگی لیمینداس بلڈنگ کی سہ منزلہ عمارت جلگئی نقصان جان بھی ہوا ان مکانات میں ۴۲ گھنے کرایہ دار تھے - جعفر حسین سکول ماسٹر مع اہلیہ کے کباب ہوگئے -

پونا کے تین مرہٹہ لڑکے اس الزام میں گرفتار ہیں کہ ایک معصوم کو زیور کے لئے مار ڈالا -

طلائی بالیوں کا لالچ تھا وہ تھا نیس روپیہ کو جہیں گلا ہی سے گھونٹا تھا - ملزموں کی عمر ۱۵ - ۱۶ برس کے اندر ہے مقتول بچے کا نام بہاؤ تھا - مقدمہ سشن سپرد ہے -

برلن سے خبر آئی ہے کہ یورپین طاقتوں نے امن قایم رکھنے کا مصمم ارادہ کیا - اب لڑائی ہونے نہ پائیگی -

قسطنطنیہ اور ترکی ڈیلیگیٹیاں لندن دونوں کو یکدم فہمائش کرینگے کہ معاہدہ امن فوراً منظور کریں -

ڈاکٹر ڈانیف نے لندن میں اُمید ظاہر کی کہ بلقانی شرائط منظور کیجائینگی اور امن قائم رہیگا -

ٹرکی کی فوجی ضروریات پوری کرنے کو لنڈن میں ایک قلیل قرضہ کا انتظام طے کیا گیا -

نوجوان ترکی پارٹی والے اسباب پر زور دیتے ہیں کہ صلح ہرگز نہ کریں - بلکہ لڑائی جاری رکھیں -

بیبیاں کی سرحد کا فیصلہ یورپین ٹرکی ور بلغاریہ کے باہم کرینگے - یہ ٹرکی کی دلی خواہش ہے -

البانیہ آزاد کرینگے اور یہاں کا انتظام حکومت یورپین کی رائے کے مطابق قرار دینگے -

چونکہ کریٹ کے ساتھ یورپین طاقتوں کا واسطہ ہے - ان سے مشورہ کے بغیر اسکو حوالہ نہ کرینگے -

جزائر بحیرہ ایشیا کو چک کے ہیں جس یورپین ترکی کو انکے حوالہ کرنیکا کیا اختیار ہے -

ہاں جزائر کی انتظامی اصلاحیں یورپین طاقتوں کی منشا کے ٹرکی ضرور کریگی -

غرب ایڈریانوپل کی قلمرو کے تمام حق حقوق سے دست بردار ہونا ٹرکی نے منظور کیا ہے -

حضور وائسرائے کی مزاج پرسی کے دو ہزار پیغامات تار وصول ہوچکے ہیں ابھی سلسلہ جاری ہے -

پنجاب کی فصل گیہوں کے پہلے اندازہ میں رقبہ زیر کاشت ۸۱ لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ ہے -

ہندوستان میں فرانس کی منتشر قلمرو کا رقبہ ۱۷۸ میل مربع ہے - اور مجموعی آبادی قریب تین لاکھ ہے -

لنڈن سے امن کنفرنس کی خبریں طمانیت بخش ہیں ٹرکی اپنی شرطیں نرم کر رہی ہے -

ترکی روش فوجی رعب سے مجبور ہے - ترکی فوج زور دیتی ہے کہ ایڈریانوپل حوالہ نہ کریں -

کہتے ہیں کہ فیصلہ امن ہوتے ہی آسٹریا و اٹلی سرویہ سے درخواست کرینگے کہ البانیہ خالی کیا جاوے -

بدھوار کو اس کانفرنس کا اجلاس ۲ گھنٹہ تک تھا - آئندہ میٹنگ جمعہ پر ملتوی رہا -

اس اجلاس میں تصفیہ شرائط میں بہت کچھ ترقی ہوگئی ہے بلقانی برادری مطمئن ہے -

یکم کے اجلاس میں ترکوں کی جوابی شرائط زیر غور تھیں بعض امور پر اتفاق کیا گیا ہے -

ایڈریانوپل نے مغرب کی تمام قلمرو حوالہ کرنا منظور ہے - لیکن ایڈریانوپل رکھنا چاہتے ہیں -

کارخانہ لاہور میں سوس کمیشن ممبران کے لئے ایک خاص ٹرین بنائی گئی - کمال آرام و سہولیت -

حضور وائسرائے کے زخموں کے آرام کا اندمال خاطر خواہ ہے - اب درد کی شکایت نہیں - بفضلہ خدا بخار نہ اشتہاء عمدہ ہے - نیند بھی اچھی ہے - چلنے میں قدسے درد محسوس ہوتا ہے - گردن کے زخم میں کچھ کسر باقی ہے - گولہ نہیں لگا - **نشست** گاہ کی کیلیں لگی تھیں -

مجرم پکڑنیوالے کیلئے سری حضور پٹیالہ نے ۵ ہزار کا ایک خاص انعام بھی شائع فرمایا ہے -

اخبار کی بہار

چین کا بشپ وِلسن۔ بیس بیس۔ بمبئی میں ساتویں تاریخ پہونچینگے۔ عنقریب ایک مہینہ ہندوستان میں رہینگے۔ نارتھ انڈیا اور نارتھ ویسٹ انڈیا کانفرنسیس کے جلسوں میں شریک ہونگے اور وعظ بھی کرینگے۔

ہمعصر کوکب ہند رقمطراز ہے کہ اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے کام کے لئے ولایت سے امسال پونے چھ لاکھ روپیہ منظور ہوا ہے۔ یہ صرف ہماری میتھوڈسٹ کلیسیا سے تعلق ہے۔ ایسی ایسی کتنی اور مشنیں ہیں جنکے ذریعہ سے ہندوستان میں روپیہ بے شمار خرچ ہوتا ہے اسبات سے ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ ولایت کے عام مسیحی لوگ کس قدر اپنی ذمہ داری کو محسوس کر رہے ہیں۔ تو بھی نہ زور سے نہ توانائی سے (اور نہ روپیہ سے) بلکہ خدا کی روح سے یہ ملک ہندوستان مسیح کے لئے جیتا جائیگا۔ ہم ہندوستانی مسیحیوں پر فرض ہے کہ ہم بھی اپنی ذمہ داری کو معلوم کریں۔ اور نہ صرف اپنے مال سے بلکہ اپنی روحانی زندگی سے اس بھاری کام میں ہاتھ لگا دیں۔

ہم نہایت خوشی کے ساتھ خبر دیتے ہیں کہ شاہنشاہ سلامت کے جشن کی خلعت کی بخشیشوں کی فہرست میں ایک دیسی مسیحی کا نام بھی پایا جاتا ہے۔ ہمارے عزیز مسٹر اے۔ سی کرپی کو خطاب ملا ہے جسکے لئے ہم انکو مبارکباد دیتے ہیں۔

امریکہ کے روئی کے کارخانوں کے مالک رو برٹ نائٹ مرگئے ہیں۔ ان کی نگرانی میں ۲۰ سے زیادہ بھاری کارخانے الگ الگ تھے۔

قطب جنوبی کے دریافت کرنے والے کپتان آمنڈسن کو جیوگرافیکل سوسائٹی کا تمغہ عطا ہوا ہے۔

ترکی فوجوں کی لڑائی میں بہت خرچ اور انکا سامان ملا تھا۔ یہانتک کہ جب ترکی فوجیں اپنا سامان وغیرہ چھوڑ کر بھاگی ہیں تو اکثر جگہوں میں ایسے کارتوس ملے جن میں لکڑی کی گولیاں تھیں جن پر صرف رنگ چڑھا ہوا تھا۔

گورنر صاحب نے لکھنؤ میں آکر مدرسہ تکمیل الطب کا معائنہ کیا اور اُس کی ترقی وغیرہ دیکھکر خوش ہوئے۔

آسٹریا اور سرویہ کے درمیان حدبندی کی نسبت جو جھگڑا تھا۔ وہ اب تقریباً ختم ہے۔

گذرے سال آکسفورڈ میں ۱۶۲ اور کیمبرج میں ۱۱۵ ہندوستانی طالب علم تھے۔ لیکن امسال ۱۸۳ اور ۱۲۵ ہیں اور اتنی تعداد اب تک کبھی نہیں ہوئی تھی

بشپ لفرائے جو کل ہندوستان کے میٹروپولیٹن مقرر ہوئے ہیں ۱۸۵۴ء کے پیدا ہیں اور ۱۸۷۹ء میں دہلی کیمبرج مشن کی طرف سے پادری بن کر ہندوستان میں آئے تھے۔

میلایا ریاست نے گورنمنٹ کے راج میں بہت ترقی کی ہے۔ پہلے سال جب یہ علاقے گورنمنٹ کے ہاتھ میں آئے تب آمدنی ½۱۱ لاکھ روپئے اور خرچ ½۱۲ لاکھ کا ہوا لیکن اب ۶ کروڑ کی آمدنی اور ساڑھے ۴ کروڑ کا خرچ ہے۔

گھسن کے جنرل چنگ جو تبت میں لڑائی کر رہے تھے۔ اب واپس چین کو جا رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ اب لڑائی بند ہوگئی ہے۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے اب ایسا مقدمہ فیصلہ کیا ہے۔ جس سے کسی نوکر کو جو بلا وجہ کام چھوڑ دے تنخواہ نہ ملے جو باقی رہی ہے۔ اور اسی طرح اگر نوکر معقول وجہ سے چھڑا یا جاوے تو بھی اس کو تنخواہ جو چڑھی ہو دے نہیں ملیگی۔

آگرہ کے کمشنر مسٹر ڈبلیو۔ ایچ کاب صاحب نے دسمبر میں ایک عیسائی لڑکے نے اسپتال کی نیو ڈالی۔

روس میں چالیس جنگی جہاز بن رہے ہیں

برٹش ایسٹ افریقہ اور بلجیان کنگو کے درمیان حدبندی دوبارہ ہونے والی ہے۔ اور جس سے ممکن ہوگا کہ کیپ سے افریقہ تک ریل کی لائن بن سکے۔

جرمنی میں نیشنل ایروپلین فنڈ کے لئے ½۲۵ لاکھ روپیہ جمع ہو چکے ہیں

بوکھیا سے خبر آئی ہے کہ مبیروے کے قریب طاعون شروع ہوا ہے اور ۱۲۳ آدمی مرچکے ہیں

بمبئی میں ۱۸۶۹۰ بچے ہر سال پیدا ہوتے ہیں ۱۸۵۰۴ ہر سال موتیں ہوتی ہیں۔ بس اس سے ظاہر ہے کہ آبادی کی بیشی باہر کے لوگوں کے آنے سے ہوتی ہے۔

کلکتہ کے ایک سوداگر نامی بوہورام پوڈر کے بکس میں سے کسی نے چابی کی نقل بنوا کر ۵۰۰۰۰ روپئے کے نوٹ نکال لئے

بشپ لفرائے کی نسبت سنا جاتا ہے کہ لارڈ ہارڈنگ نے ایک خط میں جو اپنے دوست کو لکھا تھا بشپ صاحب کی بہت تعریف لکھی۔ اور آخر میں کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں اُن کو پنجاب کا لاٹ صاحب بنادوں

چودہ چودہ برتبینی یا عزت افزائی

برہما میں پاسٹیر انسٹیٹیوٹ بنانے والا ہے اور گورنمنٹ سے اس نے درخواست کی ہے کہ جلد اُنکو زمین دیجاوے

مہاراجہ نابھہ کو پولیٹیکل ایجنٹ صاحب نے گذرے ہفتہ گدی پر بٹھایا۔

امسال یروشلم میں بڑا دن بہت سنسان رہا۔ کیونکہ لڑائی کی وجہ سے کوئی باہر کے لوگ نہیں آئے۔ جیسا کہ ہر سال روسی یونانی۔ آرمینین۔ ہنگرین۔ مونٹی نیگرین وغیرہ وہاں بڑے دن کے لئے جمع ہوتے تھے۔

لنڈن کا بڑا کارخانہ دی تھامس آئرن ورکس بند ہوگیا اور اس سے ہزاروں لوگ بے نوکر ہوگئے ہیں۔

گذرے سال کے مقابلہ میں امسال انگلستان کے ڈاکخانوں میں سے دس لاکھ چٹھیاں اور پارسل بڑے دن کے موقعہ پر زیادہ بھیجے گئے ہیں۔

ہالنڈ سے خبر آئی ہے کہ ایک عورت کا انتیسواں ۲۹ بیٹا گذرے ہفتے پیدا ہوا ہے۔

ملکہ انگلینڈ نے امسال اپنے تین کتے نمائش میں بھیجے اور تینوں نے انعام پایا۔



ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۳

موت کا پہلا نظارہ

اس بات کا ذکر ہو چکا ہے کہ انسان کی پاکیزگی اور یگانگی کی حالت بہ سبب گناہ کے بگڑ چکی تھی۔ اب گناہ کے دنیا میں آنے کی وجہ سے ایک اور آفت آگئی۔ اور وہ آفت خوفناک موت کا سامنا تھی۔ اور اس کا پہلا شکار ایک دیندار بندہ آدم کا بیٹا ہابیل نامے تھا۔ اس کے بھائی نے جس کا نام قائن تھا حسد کی وجہ سے اس کو قتل کر ڈالا اور اس طرح سے ہمارے اول والد اور اس کی زوجہ کے دل غم سے پاش پاش ہو گئے اور موت کا خوفناک قدم دنیا میں آگیا۔ اور تب سے آج تک یہ اندوہناک نظارہ ہر ایک بنی آدم کی زندگی کو آخر کرتا چلا جاتا ہے۔ افسوس کہ موت جو غم اور رنج کا بھرا ہوا نظارہ ہے۔ انسان کے اپنے کئے ہوئے گناہ کا نتیجہ ہے۔ اگر انسان اپنی اصلی پاکیزگی کی مبارک حالت کو سنبھالے رہتا تو وہ ایسے خوفناک اور پر دہشت نظارے کو نہ دیکھتا۔ پر اب تو یہ موت سب کا حصہ ٹھہر چکی ہے اور سب بنی آدم اسی گھاٹ سے پار جانے والے ہیں۔ کیونکہ انسان کا وجود خاک سے بنایا گیا اور پھر خاک میں جاملتا ہے۔ اگرچہ قیامت میں جی اٹھ کر انصاف کے لئے عدالت میں آئیگا۔

شکر خدا کا ہو کہ اس نے اپنی قدرت کاملہ سے اپنے کلمہ کو ایک جسم دے کر اس موت جیسی عجیب و غریب آفت سے ایمان لانے والے مومنوں کو موت پر فتح بخشی۔ جس نے خود موت کو اختیار کر کے اس کو ہمیشہ کے لئے نابود کر دیا۔ وہ موت کی موت ہوگئی اور اس نے مر کر اور زندہ ہو کر اس کا ثبوت دے دیا کہ وہ غالب نکلا اور اب وہی غلبہ اپنے معتقدوں کو بھی بخشتا ہے۔ اگرچہ اس کے دروازے سے ان کو گزرنا پڑتا ہے پر آخر کار ان کے جسم غیر فانی ہو کر اس کے ساتھ ہمیشہ کی بادشاہت میں جلالی ہو جاوینگے۔ اور اب یہ موت ان کے لئے ایسی ڈراونی اور خوفناک نہیں بلکہ ایک دروازہ ہے جسکے درمیان سے ہو کر وہ ابدی جلال تک پہنچتے ہیں۔

سات بڑے نامی گرامی قدیم مشنری صاحبان

Father & founder of Modern Missions

(۱) ولیم کیری صاحب یہ

یعنے قدیم مشنوں کے بانی یا باپ کہلاتے ہیں۔

(۲) ہنیری مارٹین صاحب یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے عہد نامہ کا پہلا ترجمہ ہندوستانی اور فارسی زبان میں کیا تھا۔

(۳) ایڈونیرم جڈسن صاحب جسکو Father of American Missions یعنے امریکن مشنس کا باپ کہا جاتا ہے۔

(۴) رابرٹ ماریسن صاحب جسکو "The Pioneer to China" کہتے ہیں

(۵) ٹیٹس کوَن صاحب جس نے ایک دن میں ہوین قوم کے ۱۷۰۵ آدمیوں کو بپتسمہ دیا تھا۔

(۶) ڈیوڈ لونگسٹون صاحب "The great father of Africa" یعنے افریقہ کا بڑا باپ کہلاتا تھا جو ایک سرگرم خادم تھا۔

(۷) جان جی۔ پیٹن صاحب جو اکثر دفعہ جان کے بڑے خطروں میں پڑا اور جس نے نیو ہیبرائڈز کے آدم خوروں میں بڑی محنت کی۔ ان مندرجہ بالا خادمان دین کی محنتوں اور جانفشانیوں سے تمام ملکوں میں اول انجیل کی بشارت پہنچائی گئی۔ جو اب اپنی محنتوں سے آرام پا کر اپنے اپنے جلالی تاجوں کے امیدوار ہیں۔

خدا اگرچہ اپنی صفت حاکمی کے تقاضے سے انصاف کو نظرانداز نہیں کرتا۔ پر اس کو مالک اور خالق ہونے کی وجہ سے یہ پوری قدرت ہے کہ وہ اپنے مجرم اور مستوجب سزا گنہگار کی جان بچانے کے لئے کوئی ایسی حکمت اور تدبیر نکالے کہ جس کے سبب سے وہ بچ جاوے اور ساتھ ہی انصاف بھی نہ ٹوٹے اور یہی کام خدا نے گنہگار انسان کی نجات کے بارے میں کیا ہے۔ جس کا پورا بیان انجیل مقدس میں مندرج ہے۔ وہ صاف اور صریح طور پر انسان کے گنہگار ہونے کا ذکر کرتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس کی لازمی اور انصافی سزا کا بھی ذکر کرتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی فضل کے اس طریق کا بیان کرتی ہے جس کے متعلق خدا نے نہایت عجیب و غریب محبت و پیار دکھلایا ہے کہ اس نے تمام عالم کے گناہوں کے لئے اپنے بیٹے کا قربان ہونا منظور کر لیا۔ جس نے بخوشی اس کام کے لئے اپنے آپ کو تصدق کر دیا۔ اور خوشی سے رضامند ہوا کہ بنی آدم کی نجات کے حاصل کرنے کے لئے وہ اپنے آپ کو سخت تکلیف رنج اور موت میں ڈالے۔ چنانچہ یہ دردناک قصہ دلچسپ بیان کے ساتھ مکمل طور سے انجیل مقدس میں مندرج ہے اور گنہگاروں کی نجات اس پر منحصر ہو چکی ہے۔ لہذا یہ سب کو علانیہ طور سے سنایا جانا ضروری ہے۔ اسی سبب سے اب اس کا اعلان تمام دنیا میں ہو رہا ہے۔ اور تا وقتیکہ یہ خبر وہ تمام دنیا میں نہ سنایا جاوے قیامت یا دنیا کا آخر نہیں آسکتا ہے۔ اب یہ نشان پورا ہوتا جاتا ہے اور عنقریب تمام دنیا کے ممالک میں سوا دو ایک کے یہ پیغام سنایا گیا ہے اور جب سب جگہ یہ مشتہر ہو چکیگا تب دنیا کا آخر آجاوے گا اور قیامت برپا ہو جاویگی اور حاکم عالمین خدا جزا اور سزا دیکر دنیا کے موجودہ تماشے کو ختم کر دے گا۔ اس عجیب طریق نجات کو فضل کا رستہ یا فضل کے نام سے پکارا۔ یہی گنہگار کو تسلی بخشتا ہے۔ سو انصاف کے طریق سے سوا مایوسی کے اور کچھ حاصل ہو نہیں سکتا پر فضل کی راہ گویا امید دلاتی ہے جو صرف خدا کا محبت سے بھرا ہوا فضل ہے۔ اور جو اس کو قبول نہیں کرتا وہ بڑا احسان فراموش ہوگا نہ صرف یہ بلکہ وہ سزا سے ہرگز چھوٹ نہیں سکتا۔ جس کا انجام خوفناک ہے۔ اس لئے توبہ کرو اور ایمان لاؤ اور فضل کو حاصل کرو تو نجات کی برکت مفت بطور بخشش کے خدا کی طرف سے عطا ہوگی اور خوشی کا مقام ہے کہ خدا اب دیتا ہے پھر

بہتنے موقعہ نہ ہوگا۔ آج وقت ہے آج ہی فیصل کر لو۔

علم انسان کو نیک نہیں بناتا۔ البتہ اس کو روشن کر دیتا ہے۔ انسان کی عقل کو جلو دیکر چمکا دیتا ہے۔ پر یہ کسی کو گناہ اور بدی سے بچا نہیں سکتا۔ بلکہ علم سے انسان دو آنکھوں والا ہوکر اگر بدی کی طرف راغب ہوجاوے تو زیادہ خرابی میں پڑنے کی حکمتیں ایجاد کرکے اپنی بربادی اور ہلاکت کن خواہشوں سے بچایا جاکر شتر بے مہار کی طرح نفسانی خواہشوں میں اسا چہرتا ہے۔ جہاں جہاں علم زیادہ ترقی کر گیا ہے وہاں اُس کے ساتھ قسم قسم کی خرابیاں بھی ازحد بڑھ گئی ہیں۔ اگر علم میں یہ وصف ہوتا تو وہ دفعۃً تمام قسم کی برائیوں کو کم از کم تعلیم یافتہ لوگوں میں سے تو یکقلم دور کر دیتا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ علم میں بدی اور گناہ سے باز رکھنے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ خدا کا کلام ہم کو ایک چیز بتاتا ہے جو گناہ کو روکتی ہے اور وہ خدا کا خوف ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا کا خوف حکمت کا آغاز ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ جس دل کے اندر خدا کا خوف پیدا ہو جاویگا وہ ٹھیک معنوں میں تمام قسم کی برائیوں سے متنفر ہو سکیگا۔ ورنہ انسان کی طبیعت کو گناہ میٹھا لگتا ہے۔ اور یہ شیر و شکر کی طرح اس زہریلی چیز کا استعمال کرتا ہے۔ اور دونوں جہان میں خراب ہوتا ہے۔

اظہر من الشمس ہے کہ دنیا میں ان لوگوں نے جن میں قومی احساس تھا۔ بہت کچھ کرکے دکھلا دیا۔ قوموں کی فضیلت اور اُن کی عظمت کا باعث یہی قومی احساس ہے۔ جتنی قومیں عروج کے اعلے درجے پر پہونچی ہوئی ہیں ان کی تواریخیں صاف بتا رہی ہیں کہ یہ کارنامے اس قوم کے ان لوگوں کی انتھک محنتوں اور جاں نثاریوں کے ہی نتیجے ہیں جن کے سینوں میں قومی احساس کے جذبے بھرے ہوئے تھے۔ جس کے سبب سے اُنہوں نے اپنی قوموں کو عروج دکھلا دیا۔ اور یہ خدمت ایک اعلے خدمت ہے۔ ہندو قوم میں ایسے لوگ ہوگذرے ہیں کہ جن میں یہ احساس تھا اور اس کے وسیلے سے اس قوم کو کسی وقت عروج تھا اور ایسا ہی مسلمان قوم کا حال ہے اور اب تک ان قوموں میں ایسے لوگ کم و بیش ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اور ایسا ہی حال دنیا کی دیگر اقوام کا بھی ہے۔ اس تحریر سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ملک کے مسیحی صاحبان کے لئے اب وقت آگیا ہے کہ وہ ایک متحد قوم ہوکر زمانہ کے ساتھ ساتھ چلے اور تمام باتوں میں دیگر اقوام کے ساتھ گرے میدان ترقی ہوئی ہر پہلو میں ہمارے ہی کا رہ جہاں سے نکھو دے ورنہ یہ اقوام جوان کے چہار طرف ہیں میدان جیت جاویں گی اور یہ پیچھے رہ جاوینگے۔ ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب تک ٹھیک طور پر مسیحی دراصل ایک قوم نہیں بنے ہیں۔ اور وہ قوم نہیں کہلا سکتے جب تک وہ سب مختلف فرقوں کی تفاوت کا خیال ترک کرکے اور ایک دل و جان ہوکر اسباب کی کوشش نکریں کہ وہ قومی صورت میں بن جاویں اور تب وہ اپنے حق حقوق کے مدعی ہوکر گورنمنٹ سے بھی عرض کر سکتے ہیں۔ پر جب تک وہ پہلے اپنے آپ کو ایک قوم بنکر نہ دکھلا دیں گورنمنٹ بھی اُن کے لئے کچھ نہ کر سکے گی۔ یہ فقرہ God helps them who help themselves یعنی خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد کرتے ہیں آب زر سے لکھنے کے لائق ہے اور دنیا میں قوموں کے عروج کا راز ہے۔ اس لئے ہماری عرض ہے کہ ہمارے ملک کے مسیحی اب اپنی تمام کوشش اسباب کی طرف لگا دیں کہ وہ ایک قوم کی صورت میں بننے کیلئے قومی احساس کی طرف متوجہ ہوں اور خدا کبھی نہ کبھی کسی ایسے بے مادر مغز شخص کو مسیحیوں میں پیدا کرے گا جو قومی احساس کے جذبے سے بھر کر اپنی قوم کو اعلی عروج بخشیگا۔ اور تب گورنمنٹ بھی عیسائیوں کو قوم سمجھکر دوسری تمام دیگر اقوام کے موافق حق حقوق دینے کیلئے تیار ہوگی۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند وہ دن جلد لاوے۔ پر وہ دن نہیں آویگا اگر ہم اس کی کوشش نہ کریں۔ اس لئے تمام مسیحیوں کو اپنی قوم کی بہتری کے کاموں کی طرف دل سے رجوع ہونا چاہئے۔

ایمان اگرچہ مذہبی اصطلاح میں بڑی عزت اور وقعت رکھتا ہے۔ لیکن جس طرح سے چاہئے لوگ اس کی حقیقت سے واقفیت حاصل نہیں کرتے۔ صرف بڑائے نام لفظی معنوں میں ایمان کو دیکھتے ہیں اور اُس کی پیروی میں اپنا فرض خیال کرتے ہیں لیکن وہ اس خاص امر میں غلطی کرتے ہیں کہ ایمان ایک زندہ طاقت ہے جسکے ساتھ ملحق ہونے سے انسان کی تمام زندگی بدلجاتی ہے۔ جبکہ صرف لفظی اور دستور پرستی کے عام ایمان سے یہ مطلب ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ ایمان کی تقسیم دو بڑے حصوں میں ہوسکتی ہے۔ اول کاذب ایمان دوئم صدق ایمان۔ اول الذکر ایمان سے کچھ فایدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ پر موخر الذکر یعنے صدق ایمان ہی فایدہ بخش ایمان ہے۔ افسوس ہے کہ اکثر لوگ کاذب ایمان کے پھندے میں پھنسکر اپنی عاقبت کے تمام نوائد کو کھو بیٹھتے ہیں اور ایک قسم کا Blind faith اندھا یا کذب ایمان ان کی تمام روحانی امیدوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔ نہایت ضروری اور لازمی بات ہے کہ تمام عاقبت کی بہتری اور بہبودی کے خواہشمند لوگ صدق اور حق ایمان کی پیروی کریں اور جھوٹے اور نا راست ایمان سے اپنی قیمتی روح کو برباد نہونے دیں۔

ہمعصر آریہ پتر کر مطبوعہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۲ء میں ذیل کا فقرہ اس کے متعلق نکلتا ہے۔

"Let no body have blind faith, blind faith will only lead to error"

ترجمہ۔ چاہئے کہ کوئی آدمی اندھا ایمان نہ رکھے۔ کیونکہ اندھا ایمان غلطی میں ڈوبنے والا ہوتا ہے۔ ہم اس کے ساتھ متفق ہیں اور انجیل مقدس کی ایک آیت پیش کرتے ہیں جو یہ ہے کہ "ساری باتوں کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو"۔ ایمان جیسے ضروری معاملہ میں خاص آزمائش کی ضرورت ہے۔ ورنہ لکیر کے فقیر بنے رہنے سے روح کا نقصان ضرور ہوگا۔ اسلئے ہم کہتے ہیں کہ آزماؤ اور کسوٹی پر لگا کر دیکھو اور جو سچا ایمان ہے اس کو اختیار کرو۔ اور جھوٹے عقاید کو ترک کرو۔



اقتباس

اس کو کس نے بنایا

ایک دن انگرسال امریکہ کے ملحدوں کا سرغنہ بشپ فلپ کی ملاقات کو گیا۔ اس نے ملاقات کے آخر میں معلوم کیا۔ کہ ایک شاندار آسمانی کرہ جس پر ستاروں کی گرہ کا نمونہ اور حروف خوبصورتی سے بنے ہوئے تھے۔ ایک جگہ رکھا ہوا ہے۔

انگرسال اس کرہ کو دیکھ کر متحیر ہوا اور اس کو بار بار گھمایا۔ اور کہا کہ یہی میں جاننا چاہتا تھا "اس کو کس نے بنایا"۔ بشپ نے انگرسال کے خیالات کے برخلاف دنیا کو خدا کے خلق کرنے کے بارے میں کہا "کسی نے اس کو بنایا۔ کوئی آدمی اس کو بنا نہیں سکتا۔ یہ خود بخود ہو گئی"۔ اس دفعہ کے لئے انگرسال بغیر کسی قیل وقال کے واپس چلا گیا۔

سرفریری جیولاک صاحب کی بابت بیان کرتے ہیں۔ جبکہ وہ کانپور کا محاصرہ کرنے جا رہا تھا۔ ہر ایک سدراہ جیولاک کے آدمیوں نے بہادری سے طے کی۔ اور سب سے بڑی مشکل کو حل کر لیا تھا۔ جنرل سمجھا کہ میری فوج سختیوں اور تکلیفوں سے پژمردہ ہو گئی ہے۔ اس نے دیکھا کہ اگر انہوں نے ایک دفعہ تکلیفوں کا اندازہ کرنا شروع کیا جو ان کے سامنے ہیں تو وے فتحمندی سے مایوس ہونگے پس جیولاک نے ان کو اس طرح سے ہدایت کرنی شروع کی "جس قدر تم ان مشکلات کی طرف دیکھو گے اتنا ہی کم تم ان کو پسند کرو گے"۔ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم ایک دم انکا مقابلہ کرنے لگو۔

مسیحی کا زندگی کے لئے یہ ایک اصلی ہدایت ہو کہ اپنی تکلیفات کا اندازہ مت کرو کام شروع کرو اور رکاوٹیں خود بخود دور ہونگی۔

لایف آف فیتھ

مفید کہانی

ایک لڑکے کا ایمان

ایک معزز شخص نے اپنے بچوں کو تبلایا جو کچھ کہ اس نے اخبار میں پڑھا ایک کلارک کی بابت جو سچا مسیحی تھا۔ اس پر اس نے ان سے دریافت کیا کہ اپنی تجویز لکھو ایک سچے مسیحی میں کیا ہونا چاہئے۔ ایک چھوٹے لڑکے نے لکھا کہ "سچا مسیحی وہ ہے جو مسیح سے محبت رکھتا ہے۔ اور حتی الامکان اس کی خدمت کرتا ہے۔ ایک میں ہوں جو ایک پادری کے موافق سفر کرنے کو روپیہ جمع کر رہا ہوں"

"ہمیشہ اور ہر جگہ مسیح پر بھروسہ رکھو"۔

زیادہ عرصہ اس پیارے نمونہ کو نہیں گزرا تھا کہ وہ لڑکا مر گیا۔ جس کی جمع کا بکس کھولا گیا اور جو کچھ اس میں تھا اس کے والدین نے پادری صاحب کو خیرات کی کیونکہ وہ لڑکا اسی خدمت کی امید رکھتا تھا۔ مبارک نشان ان ماں باپ کے لئے جن کی اولاد ایسا لکھے۔

"ہمیشہ اور ہر جگہ مسیح پر بھروسہ رکھو"۔

کریٹ کے متعلق متفقہ ریاستوں نے کہا کہ ضرور اختلاف درمیان ٹرکی اور سلاطین سے۔ اور ممکن ہے کہ وہ سلاطین سے گفتگو کریں۔ مگر ٹرکی کو جزیرہ کے تمام حقوق سے دست بردار ہو جانا چاہئے۔ ریاستیں چاہتی ہیں کہ جزائر ضرور حوالہ کئے جاویں۔

پھولوں کی کیاری

۱۔ اے خدا لوگ تیری ستائش کریں۔ سب لوگ تیری مدح خوانی کریں۔

۲۔ امتیں خوش ہوں اور خوشی سے گاویں کہ تو لوگوں کے حقمیں سچی عدالت کریگا۔ اور زمین پر امتوں کی ہدایت کرے گا۔

۳۔ اے خدا لوگ تیری ستائش کریں سارے لوگ تیری مدح خوانی کریں۔

۴۔ زمین اپنی افزائش پیدا کرے گی۔ خدا ہمارا خدا ہم کو برکت دے گا۔

۵۔ خدا ہم کو برکت دیگا اور زمین کے سارے کنارے اس کا ڈر مانینگے زبور ۶۷: ۳-۷۔

۶۔ اے کاش کہ لوگ خداوند کے آگے اس کی رحمت کی اور بنی آدم کے آگے اس کے عجائب کاموں کی ستائش کریں اور شکر کے ذبیحوں کو گذرانیں اور شادمانی سے اسکے کاموں کو بیان کریں زبور ۱۰۷: ۲۱-۲۲۔

کارآمد کتابیں

(۱) فہرست قرآن رومن اردو قیمت فی جلد ۲ر

(۲) اسقاط ڈیلاگی دیانندی تفسیر گرو دیدمیں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ ڈی گریسولڈ قیمت ۸ر

(۳) مسلمانوں میں شادی کرنے کا طریقہ۔ یہ کتاب پادری ای ایم ویری ڈی ڈی کی تصنیف ہے فی کاپی ۲ر

(۴) پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی گورمکھی حروف۔ ایم ٹوبانشاؤ کے اردو کا ترجمہ ہے۔

مجلد ۶ر قیمت ۵ر

منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ پنجاب

مراسلات

سیمی مورس
یعنی
روح القدس کے نئے اعمال

تمہید

چارلس الگزنڈر صاحب سیمی مورس کو پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے سٹیفن میرٹ صاحب کو اس غریب لڑکے کے متعلق جو تجربے انہوں نے حاصل کئے بیان کرتے سُنا۔ اُس کی نسبت میں نے سینکڑوں داستانیں سُنی ہیں۔ جن کو میں بھول بھی گیا۔ مگر یہ داستان اب تک میرے ذہن نشین ہے۔ اُس کا ہر ایک یادگار۔ دلکو تقویت دیتا اور میری خدمت کو زیادہ خیریں بناتا ہے۔ کیا تمہارا کوئی نیم دل مسیحی دوست ہے تو سیمی کی داستان کو بذریعہ ڈاک اُس کے پاس بھیج دو۔ کیا تمہارے پاس خدا کی خدمت کے لئے روپیہ ہے تو سینکڑوں ہزاروں یہ رسالہ خرید کر بائیبل کلاسوں اور نوجوانوں کی سوسائٹیوں میں تقسیم کرو۔ اپنی میز پر رکھو۔ اور خطوں میں بند کرکے روانہ کرو۔ سیمی مر گیا پھر بھی کلام کرتا ہے۔

پہلی فصل

اس کا اصلی نام کبو تھا۔ جب وہ اپنی قوم کرس ایک مغربی حبشی فرقہ میں سے تھا اور جس میں اس کا باپ ایک چھوٹا افسر یعنے گاؤں کے ایک چھوٹے مجمع کا سردار تھا تو ایک جنگ میں جو ایک دوسرے حبشی فرقے سے ہوئی وہ قید ہو گیا اور وہ فریق جس میں اُس کا باپ سردار تھا برباد ہو گیا۔ سیمی غلاموں میں فروخت کیا گیا یا اس کے زیادہ موزوں الفاظ کے مطابق وہ گرو رکھا گیا یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے اسیر کرنے والوں کے واسطے وہ کسی کام کا نہ تھا۔ لیکن اس اُمید سے اُسے قید رکھتے کہ اس کے لوگ اُس کے واسطے نقدی دیکر اسے اسیری سے رہا کرا لینگے۔ اس کے خیال کے موافق اُنہوں نے یہ کارروائی کی کیونکہ وہ اپنی قوم کو واپس کیا گیا۔ اور میعاد تک گیارہ برس کا ہوا اُس کیساتھ پھر اُس کو زبردستی پکڑ لے گئے اور پھر گرو رکھا گیا۔ یہ دوسری غلامی اسے پوری یاد تھی۔ اُس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ اس کا باپ اسے رہا کرانے کے لئے آیا مگر کافی قیمت نہ دیگا۔ معاوضہ میں اُس نے ہاتھی دانت ناریل کی گری۔ اور ویسی ہی چیزیں پیش کئے اُس کے قول کے مطابق یہ شیا۔ اُس ملک میں نقدی کا کام دیتی ہیں۔ علاوہ اس کے سیمی کے باپ نے اس کی بہن کو جو اس سے چھوٹی تھی دینے کو بھی کہا کیونکہ ان بت پرستوں کے خیال کے بموجب لڑکے کے مقابلہ میں لڑکی نہایت کم قدر تھی۔ سیمی نے اپنے باپ سے منت کی کہ یہ معاملہ نہ کرے۔ کیونکہ اُس نے کہا کہ میں بڑا ہوں اور اپنی چھوٹی ہمشیرہ کی نسبت سختیوں کی زیادہ برداشت کر سکتا ہوں۔ دونوں سردار یا بادشاہ معاملہ نہ کر سکے۔ اور سیمی گرو میں رہا۔ اس کے بعد اس کی زندگی متواتر تکلیف میں رہی۔ جس سردار کا وہ ملازم تھا اُس نے ارادہ مصمم کر لیا تھا کہ سیمی کے باپ کو مجبور کرے کہ جو قیمت اس نے مقرر کی ہے ادا کرکے سیمی کو رہا کرے۔ پس وہ ہر روز اُس کو پیٹنے لگا۔ اور اسباب کی کوشش کرتا تھا کہ جو قوم میں آتا تھا اُس کے باپ کو اس کی اطلاع لجاوے۔ سیمی کا بیان ہے کہ یہ ظالم روز مرہ مجھے چابک سے پیٹتا اور بے سبب پیٹتا تھا۔ اور روز بروز زیادہ سختی سے چابک لگاتا تھا۔ مصنف نے اُس سے دریافت کیا کہ کس قسم کے چابک سے وہ تم کو مارتا تھا۔ سیمی نے بتلایا کہ انگور کی بیل کی رسی سے۔ جب اس سے یہ سوال کیا گیا کہ وہ تمہارا کوٹ اتروا کر تم کو پیٹتا تھا تو سیمی نے ہنس کر جواب دیا کہ کوٹ اُتروانے کا کیا ذکر۔ ہمارے ملک میں کوٹ وسکٹ قمیض پتلون تو ہوتے ہی نہیں ہیں۔ پس کوڑے اس بے چارے لڑکے کی ننگی پیٹھ پر ایک مضبوط وحشی کے ہاتھ سے پڑتے تھے جو رحم جانتا ہی نہ تھا۔ وہ صرف اس کی فکر کرتا تھا کہ کسی طرح پر جو قیمت میں نے اس غلام کے لئے مقرر کی ہے مجھے مل جاوے۔ آخر کار یہ کوڑے ایسی سختی سے لگنے لگے کہ سیمی کی برداشت باہر ہو گئے اور جب پھر مار پڑی تو بڑے زور سے بھاگ کر نزدیک کے جنگل میں گھس گیا اور چونکہ نہیں جانتا تھا کہ کہاں جاوے آوارہ پھرتے پھرتے ساحل پر پہونچ گیا۔ معلوم نہیں کہ کتنی دور اس نے سفر کیا۔ لیکن اسی سفر اسے بہت دن لگے اور اُس نے بہت سے مختلف اور پرخطر تجربے حاصل کئے وہ تو بت پرست لڑکا اور خداوند کے علم سے بالکل بے بہرہ تھا۔ لیکن اُس پروردگار نے جو چڑیوں کو بھی کھلاتا ہے اُس کی پرورش کی۔ اور اس قدرت نے جو مجوسیوں کو بیت اللحم میں لے آئی اس غریب لڑکے کی ساحل پر اور خاص کر مسیح کے پاس ہدایت کی۔ جب یہ ساحل پر پہونچ گیا تو قہوہ کے ایک باغ میں کام کرنے لگا۔ اور حق الخدمت میں اُسے کھانا اور ایسے سادہ کپڑے ملتے تھے۔ جو اُس خطہ کے باشندوں کا پہناوا تھا۔ اس جگہ اس نے مسیح کو پایا۔ اور اُس کی وہ خدا پرست زندگی شروع ہوئی جو تھوڑے عرصہ کی تھی لیکن اپنی تقدیس اور ایمان کی سادہ اور سنجیدہ ترقی میں نہایت درجہ کی عجیب تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سیمی کی قوم کا ایک اور لڑکا بھی اسی قہوہ کے باغ میں کام کرتا تھا اور مسیحی ہو گیا تھا۔ اس نے سیمی سے یسوع کا ذکر کیا اور اسے گرجا گھر میں لے گیا۔ اس وقت سیمی انگریزی کا ایک لفظ تک نہیں جانتا تھا اس نے کچھ بائبل۔ پریچر اور ان چیزوں کے جن کو وہ تک رہا تھا سمجھ نہ سکا۔ مگر اس کا یہ بیان ہے کہ میں نے یہ ضرور محسوس کیا کہ اس مکان میں خدا ہے اور کہ اس پاک روحیت ناک وجود کی حضوری میں جس سے یہ گھر معمور ہے میں ایک گنہگار اور ننگا بچہ ہوں۔ اس پہلی عبادت سے جب واپس گھر گیا تو اس کا دل دکھتا تھا۔ اور وہ متلاشی بن گیا۔ وہ تو حبشی خوبہ کے موافق ٹٹولتا تھا۔ اور اسے ایک فیلبوس کی ضرورت تھی۔ جو اس کی ہدایت کرے۔ اُس نے اپنے ہمراہی کو دعا مانگتے سُنا اور اس سے دریافت کیا کہ کیا کرتا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں خداوند سے باتیں کرتا ہوں۔ سیمی نے سوال کیا کہ خدا کون ہے۔ اُس کے ہمراہی نے جواب دیا

کہ وہ میرا باپ ہے تب مسیحی نے اپنے صاف دل اور عملی طریقہ سے
کہا تو تم اپنے باپ سے بات کرتے ہو　　(باقی آیندہ)

تاریخ محفوظی

عالیجناب گردون رکاب فیض سحاب معلیٰ القاب گورنر جنرل وائسرائے ہند صاحب بہادر ادام اللہ ملکہ و اقبالہٗ از ضرب بم کہ بتاریخ ۲۳ دسمبر ۱۹۱۲ء بمقام دہلی واقع شد

از بلبل ہند ڈاکٹر بھگوانداس گشتہ فیض آبادی ستارہ ہند - آئی ایس سی ہیڈ ماسٹر مشن انڈسٹریل سکول سہارنپور

(آنریری سکرٹری انڈیا سرونٹس سوسائٹی - آنریری سپرنٹنڈنٹ شمشیر یتیم خانہ - آنریری اڈیٹر اخبارات مشنری فرشتہ یتیم)

بلقیس رتبہ قیصر ہند آسماں جناب -
کوبچ ورش بچرخ چہارم براباست
جاہ و حشم کنیزو پرستار درگہش
اجلال پیش خدمت و اقبال چاکراست
ہمرنگ سایہ فتح برپابوس سرفراز -
صولت برتبہ گیش چوں دوست منقوراست
مہر رخش چو مہر زرافشاں برسبز من
ملطفش سحاب ساں بجہاں سایہ گستراست
عکسش بپایہ ہمسر کرسی و افسرش
صد مرتبہ ز شمس درخشاں منوراست
از صدمۂ بم بخواہ . . . .
محفوظ ماندہ از اثر حفظ داوراست
صد طعن برارادۂ آں شوم بدنصیب
صد تہنیت بحفظ شہ نیک اختراست
صد آفریں بخلق کہ شاداست زیں نوید
صد شکر کبریا کہ نگہبان قیصراست -
تاریخ برطرز گشتہ بہ عیسوی
الہام گرفت خرد نکتہ پروراست -
آں حرف را مگیر کہ خالیست از نقاط
زیرا کہ نقطہ نزد خرد فرد جوہراست -
خودم مردہ سے یاد ہیں مصرعہ بلیغ
دشمن اگر قوی نگہباں قوی تراست
۱۹۱۳ء

تاریخ خستگی

حضور فیض مآب وائسرائے ہند گورنر جنرل ادام اللہ فیضہم

از نتیجہ فکر سخنور زمن بابو برج موہن سوختہ طوطی ہند - انجنیر گسیر اورکشاپ شہر جلال پور (اودھ)

جو گورنر جنرل ہیں وائسرائے ہند
ہاتھی پر جب بم چلا تو بچ گئے -
سال عیسوی سوختہ نے یوں لکھا -
سر میں بم کے لگنے سے زخمی ہوئے
۱۹۱۳ء

دیگر

نا ملاؤ! تمہاری یہ سب حرکتیں بری ہیں
ناراض ہو رہے ہیں اپنا ہو یا پرایا -
قانون سے رہو تم ہرگز نہ چپ رہو تم -
لیکن نہ بم کے گولوں سے یوں کرو صفایا
(سوختہ نامہ نگار)

حادثہ بم کے متعلق مزید بے انتہا افسوسناک ہمدردی کا جلسہ

(جلال پور اور بابت پور کا مشترکہ اظہار افسوس)
انڈیا سرونٹس سوسائٹی اور شمشیر یتیم خانہ و اخبار مشنری فرشتہ

"یتیم" کے جملہ اسٹاف کے علاوہ ۶ جنوری ۱۹۱۳ء کو ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کے سربرآوردہ اصحاب کی طرف سے مشن سکول گراؤنڈ پر اظہار افسوس کرنے کے لئے عوام الناس کا اہم جلسہ و مجمع منعقد ہوا -

ڈاکٹر بھگوانداس گشتہ ہیڈ ماسٹر کی تجویز اور حاضرین کی تائید سے سپرنٹنڈنٹ صاحب صدر جلسہ قرار پائے - سپرنٹنڈنٹ صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم اس جگہ اس غرض سے جمع ہوئے ہیں - کہ دہلی کے ناگوار حادثہ بم پھینکنے پر افسوس اور حضور وائسرائے اور گورنمنٹ سے اپنی دلی ارادت کا اظہار کریں اس کے بعد ڈاکٹر بھگوانداس "ستارہ ہند" نے پہلا ریزولیوشن حسب ذیل الفاظ میں پیش کیا -

(۱) بنارس - بابت پور کے ہندو اور مسلمان - اور عیسائیوں کا یہ مخلوط جلسہ اس ناجائز فعل کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے - جملہ حاضرین صاحبان کی تائید سے یہ ریزولیوشن منظور ہو گیا - اس کے بعد ایک بزرگ پادری صاحب نے دوسرا ریزولیوشن حسب ذیل الفاظ میں بزبان انگریزی پیش کیا جس کا اردو ترجمہ منشی بھگوانداس گشتہ ہیڈ ماسٹر نے پڑھ کر سنایا

(۲) مسیحیوں اور اہل اسلام و اہل ہنود کا یہ جلسہ حضور وائسرائے اور لیڈی ہارڈنگ صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے - کہ وہ بم کے حادثہ سے محفوظ رہے اور دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کریم انہیں جلد شفایاب کرے جملہ صاحبان کی تائید سے باتفاق منظور ہوا -

(۳) ایک صاحب نے تیسرا ریزولیوشن ان الفاظ میں پیش کیا

کہ اس جلسہ کی کارروائی بزرگ پادری ڈاکٹر ویری صاحب منیجر و ایڈیٹر اخبار "نور افشاں" کی خدمت والا میں بغرض اندراج بھیجی جاوے۔ تا کہ ڈاکٹر موصوف اپنے اخبار مقبول عام نور افشاں کے مراسلات کے کالم میں مفت چھاپ دیں جو کہ تائید ایک نامہ نگار نور افشاں یہ رزولیوشن بھی بالاتفاق منظور ہو گیا۔

نوٹ:۔ اس جلسہ کے وقت حسب ذیل معززین اصحاب عملہ حکام کی طرف سے "موطی جھنڈ" بابو برج موہن سوختہ انجنیر گیر اور کشاب شہر جلال پور والوں نے بذریعہ مراسلات سخت نفرین اور افسوس ظاہر کی (۱) ڈاکٹر شمبھو لعل صاحب اسسٹنٹ سرجن (۲) بابو راج کشور صاحب قانون گو۔ (۳) لالہ کنھیا لعل صاحب سب پوسٹ ماسٹر (۴) بابو جگل بہار صاحب سب رجسٹرار (۵) لالہ سوہن لعل صاحب ہیڈ ماسٹر (۶) نواب ولدار حسین خاں صاحب داروغہ صفائی۔ (۷) پادری مسٹر پربھو دیال صاحب (۸) بابو چندر کا پرشاد صاحب مہاجن و زمیندار۔

(نامہ نگار)

کلیساؤں کو نئے سال کا پیغام

ذیل کا بیان ڈاکٹر جے پیوکس صاحب کے اس مضمون سے اقتباس کیا گیا ہے جو انہوں نے مسیحیوں کی تعدادی ترقی پر اڈینبرگ کونٹی نیو ایشن کمیٹی آف یونائٹڈ پرووِنس او بی ار کے سامنے پیش کیا۔ یہ مضمون باجازت کانفرنس شایع کیا جاتا ہے۔ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ میں مسیحیوں کی تعدادی ترقی پر ذیل کا خوشی بخش بیان صحیح ہے

۱۹۱۱ء کی مردم شماری پر غور کرتے ہوئے سب سے حیرت افزا امر مسیحیوں کی تعدادی ترقی کا ذکر ہے ۱۸۸۱ء میں اُن کا شمار فقط ۱۳۲۵۵ تھا یعنی فی ہزار اشخاص میں ۳۔ ۱۸۹۱ء میں اس کا شمار ۲۳۰۰۴ ہو گیا یعنی فی ۱۰۰۰۰ اشخاص میں ۵ ۱۹۰۱ء میں مشنریوں کے بشارتی کام نے ایسی قوت حاصل کی کہ مسیحی شمار میں تین گنا چڑھ گئے۔ یعنی فی ۱۰۰۰۰ اشخاص میں ۱۴ ہو گئے۔ اور ان آخری دس سالوں کے ایام میں اس بشارتی کام نے اس قدر زور حاصل کیا کہ اس وقت ان کا شمار ۱۳۲۴۹۹ یعنی فی دس ہزار اشخاص میں ۲۰۔ پر اس تعدادی عروج پر لحاظ کرتے ہوئے ایک عجیب کیفیت یہ نظر آتی ہے کہ یہ ترقی زیادہ تر اس ممالک کے ان تین اضلاع میں محدود رہی۔ جو شمال مشرقی کی طرف واقعہ ہے۔ جنوب مغربی اضلاع میں ترقی خاطر خواہ نہیں ہوئی۔ میرٹھ کے ضلع میں ۱۹۰۱ء میں مسیحیوں کا شمار ۴۲۸۶ تھا۔

اب ۴۹۴۵۴ ہے۔ ضلع آگرہ میں خاص کر بڑی ترقی نمایاں ہوئی ۱۹۰۱ء میں وہاں مسیحی فقط ۴۸۹۰ تھے اب ۴۰۸۰۲ ہیں یوں ہی روہلکھنڈ میں بھی ۱۲۴۱۲ سے ۴۴۷۴۴ تعدادی شمار بڑھ گیا۔ ان تین اضلاع میں کل جمع ترقی ۱۹۰۱ء سے ۱۹۱۱ء تک ۶۲۶۷۹ کی ہوئی۔

برعکس اس کے جب ہم ان باقی چھ اضلاع پر لحاظ کرتے ہیں جو مغرب کی طرف واقعہ ہیں۔ یعنے الہ آباد۔ بنارس۔ گورکھپور کومن۔ لکھنؤ اور فیض آباد۔ تو ان میں کل جمع ترقی پچھلے دس برسوں میں فقط ۶۲۷۳ شخص کی ہوئی۔ پس ان اعداد پر لحاظ کرتے ہیں فوراً یہ سوال پیش آتا ہے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مسیحیوں کی کل تعداد میں ترقی ان پچھلے دس برسوں میں شمال مشرقی اضلاع میں ہوئی۔ اور کیوں جنوب مغربی اضلاع اس سے محروم رہے۔

کیا اس کی یہ وجہ ہے کہ شمال مشرقی اضلاع میں مشنریوں کا شمار زیادہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ دراصل باحیثیت شمار جنوب مغربی اضلاع میں مشنری اس میں فوقیت رکھتے ہیں۔ شمال مشرقی اضلاع میں ولایتی مشنریوں کا شمار ۷۵ ہیں اور جنوب مغرب میں ۸۸۔ پس ظاہر ہے کہ یہ ترقی کچھ مشنریوں کی تعداد پر منحصر نہیں۔

تو کیا یہ ترقی دیسی کارگزاروں کے شمار سے منسوب کی جاوے؟ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ شمال مشرقی اضلاع میں دیسی کارگزاروں کا شمار جنوب مغربی اضلاع سے تین گنا کام ہے۔ پس کیا اس ترقی کا بھید شمال مشرقی اضلاع کے کارگزاروں کی اعلےٰ مسیحی زندگی اور عقلی قابلیت میں پوشیدہ ہے؟ اسبات کا بھی قبول کرلینا محال ہے۔ بلکہ اگر بغور اس مسئلے پر لحاظ کیا جاوے تو شاید صحیح نتیجہ یہ نکلیگا کہ ان اضلاع کے کارگزار لوگ جن میں ترقی کم ہوئی انہیں قابلیت اور روحانیت کے رو سے زیادہ ہیں بہ نسبت ان اضلاع کے جن میں ترقی زیادہ ہوئی پس ابھی تک کام کو شمال مشرقی اضلاع میں مسیحیوں کی ترقی کے بھید کا سبب دستیاب نہیں ہوا۔ اتنا تو ضرور معلوم ہوا کہ یہ ترقی نہ تو ولایتی پادریوں کے شمار نہ دیسی کارندوں کے شمار نہ اُن کی علمی اور نہ روحانی فضیلتوں پر موقوف ہے۔ پس کیا ہم یہ کہیں کہ اس ترقی کا باعث یہ ہے کہ شمال مشرقی اضلاع میں مشنری سوسائٹیاں بہ نسبت جنوب مغربی اضلاع کے زیادہ مدت سے کام کر رہی ہیں۔ مشن کی رپورٹیں پڑھنے سے اس جواب سے بھی تسکین نہیں ہوتی۔ کیونکہ دراصل مدت کے لحاظ سے جنوب مشرق میں زیادہ دنوں سے مشنری کام جاری ہے۔ بہ نسبت شمال مشرقی اضلاع کے۔

پس اگر یہ ترقی ان ذرائع سے نہیں ہوئی تو اس کا بھید ہے کیا؟ کیا یہ نہیں کہ ان شمال مشرقی اضلاع میں مسیحی مبشروں کو ایک ایسی قوم ملی جو ان کی خوشخبری کے پیغام کو سننے اور اسے قبول کرنے کے لئے تیار تھی۔ یہ قوم لال بیگیوں کے نام سے مشہور ہے۔ اور انہی میں سے قریب فی دس اشخاص میں سے ۹ نے مسیح کو قبول کر لیا ہے۔ یہ لال بیگ دیوتے کو پوجتے ہیں۔ جس کو ہندو لال گرو کہتے ہیں۔ ان میں ہندو اور محمدی تیوہاروں کے ماننے کا رواج ہے۔ انہوں نے مسیحی مذہب کے اس بھید کو کہ وہ کیونکر پست ذات والوں کو بلند کرتا محسوس کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ مردم شماری کی رپورٹ ان کے بابت یہ کہتی ہے کہ یہ بات یقینی ہے کہ وے لوگ جو اس قوم میں دس برس ہوئے مسیحی ہوئے تھے۔ اپنی اگلی حالت سے آج کے دن کی نسبت بہتر حالت میں ہیں۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے باحیثیت انسان ترقی کی ہو

وہ اپنی زندگی عمل بناتی ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ان گری ہوئی اقوام کے لئے مسیحی مذہب روز بروز ایک حقیقی قوت ثابت ہوتا جاتا ہے اور وے خوشی سے اپنے آپ کو اس قوت کے حوالہ کرتے ہیں۔ تاکہ وہ ان گرے ہوؤں کو اٹھا کر کمزور کرے پست ہمتوں کو تازہ کرے۔ بھوکوں کو سیر کرے۔ اور یوں خدا کے لئے ایک برگزیدہ قوم تیار کرے۔ اس ملک میں مسیحی مذہب کی حالت آج وہی ہے جو کہ پہلی صدی میں تھی شروع میں اُس کا آغاز مچھلیوں رومان کے غلاموں اور وحشی قوموں سے ہوا۔ پر وہ ہر کہاں انہی ذلیل لوگوں میں سے اعلے اور بہتر ذریعہ کے لوگوں میں سرایت کر گیا۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اُس کا عروج یہاں بھی یوں ہی ہو گا۔ خدا کی بادشاہت کس کی مانند ہے جس کو ایک آدمی نے لیکر باغ میں ڈالدیا وہ اُگ کر بڑھا درخت ہو گیا۔ اور ہوا کے پرندوں نے اُس کی ڈالیوں پر بسیرا کیا۔ وہ خمیر کی مانند ہے جسے ایک عورت نے لیکر تین پیمانے آٹے میں ملا یا اور ہوتے ہوتے سب خمیر ہو گیا۔

اے مسیحی دوستو ہماری غرض اس مضمون کے شائع کرنے کی یہ ہے کہ اس نئے سال میں کل مسیحی کلیسیا میں خدا کی بادشاہت کے پھیلانے میں اپنے خاص فرض کو محسوس کریں اور اس مبارک کام میں بمقابلے گذرے برسوں کے زیادہ شوق اور سرگرمی سے ہاتھ لگاویں۔ آؤ ہم سب مل کے اپنی گذری غفلتوں۔ گذری خیر گرمی۔ گذری بھول چکوں کی جو ہم سے اس کام میں سرزد ہوئیں خدا سے اقرار کریں اور نئی سرگرمی کے ساتھ از سرنو اس اہم کام کے بوجھ کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کر خدا سے التماس کریں کہ وہ اپنی الٰہی مدد سے ہماری انسانی کوشش کو کامیابی عنایت کرے۔ گذرے برسوں میں کل مسیحی کلیسیاؤں نے پاسبانی خدمت کے بوجھ کو بڑی کامیابی کے ساتھ اُٹھایا۔ اس خدمت کے لئے حسب دلخواہ چندے ہوتے رہے اور ہر ایک کلیسیا نے ہر طرح پر پاسبانی خدمت کے چلانے میں مدد دی پر مسیحی کلیسیا کی جانچ فقط اس کی پاسبانی خدمت سے نہیں کی جاتی۔ اس کی روحانی زندگی بالخصوص اس کے بشارتی کام کی کسوٹی پر پرکھی جاتی ہے۔ پس یہ کہنا سچا ہے کہ جس کلیسیا میں بشارتی کام کا جوش نہیں وہ مردہ ہے۔ جاگ۔ جاگ اے مسیحی کلیسیا جاگ۔ اور مردوں میں سے اٹھ کہ مسیح تجھے روشن کریگا۔

تحریک نیک چلنی

گو انسان علمی لیاقت پوری نہ رکھتا ہو اور دولت میں بھی کم ہو۔ لیکن اگر اس کا چال چلن عمدہ اور شائستہ ہو تو اس کی قدر و منزلت ہمیشہ بڑھتی رہیگی۔ خواہ پارلیمنٹ میں ہو یا بنک گھر میں۔ دوکان میں یا جھونپڑی میں۔ لارڈ کیننگ نے ۱۸۵۱ء میں اپنے ایک دوست کو کیا خوب خط لکھا تھا جس کے چند جملے نقل کئے جاتے ہیں۔ "میں نیک چلنی کے ذریعہ سے ایک وسیع اور اعلے درجے کی قوت اور اختیار تک پہونچونگا اور میں ہرگز کسی اور راہ پر نہ چلونگا۔ ہر چند میری رفتار اس دشوار گذار راہ میں تیز نہیں ہے لیکن مجھے کامل یقین ہے کہ جن منزلوں کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اس کی سیدھی اور اصلی راہ یہی نیک چلنی ہے"۔ ذہین لوگوں کی ہم صرف تعریف ہی کر سکتے ہیں۔ اور یہیں تک بس ہے۔ لیکن بھروسا اور اعتماد کرنے کے لئے کچھ اور چیز بھی درکار ہے۔ ایک دانشمند کا قول ہے "کہ ہر انسان کو چاہئے کہ ذہن سے صرف رائے اور نیک چلنی کی راہ پر چلے"۔ جس طرح علم ایک قسم کی مقناطیسی طاقت ہے۔ ایسے ہی نیک چلنی بھی ایک خاص عجیب کشش بخش ثقیل ہے۔ دماغ بغیر دل کے ذہانت بغیر نیک چلنی کے چالاکی بغیر نیکی کے بیشک ایک طرح کی قوتیں ہیں۔ گو صرف نقصان پہونچانے والی ایسے آدمیوں کی باتوں سے ہم صرف خوش ہو سکتے ہیں لیکن ان کی تعریف کرنی کس قدر مشکل ہے۔ بس اتنا ہی جس قدر جیب کترنے والوں اور اُٹھائی گیروں کی سچائی اور کھرا پن جواں مردوں کے چال چلن کی اصل ہے۔ جس میں یہ صفتیں پائی جاتی ہیں۔ اور مستقل مزاج بھی ہے تو وہ ایک ایسا پُر زور قوی شخص ہے۔ کہ کوئی اُسے روک ہی نہیں سکتا۔ ایسا آدمی نیکی کرنے برائی سے رکنے مصیبت اور تکلیف اٹھانے پر قادر ہوتا ہے۔ شریف کا امتحان سینکڑوں طرح سے ہو سکتا ہے۔ ایک طریقہ آسان یہ بھی ہے کہ آپ دیکھیں کہ وہ اپنے اختیارات کو اپنے محکوموں پر کس طرح استعمال کرتا ہے۔ عورتوں اور بچوں کی پاسداری کا اُس کو کیسا خیال ہے اگر وہ افسر ہے تو اپنے ہاتحتوں سے کیسا برتاؤ کرتا ہے۔ اگر وہ تاجر ہے تو اپنے خادموں کے ساتھ کیسا سلوک رکھتا ہے۔ اگر وہ ماسٹر ہے تو اپنے شاگردوں کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے ان حالتوں میں اگر انسان عقل عفو رحم کیساتھ کام کرے تو بیشک شریف ہے۔ اور جو بیکسوں مظلوموں اور بیواؤں مزدوروں کو ستائے وہ جوانمرد نہیں ہرگز شجاع نہیں کسی نے سچ کہا ہے "کہ دیو کی سی طاقت رکھنی بہت عمدہ ہے لیکن دیو کی طرح اس کا استعمال کرنا ظلم ہے"۔ فی الحقیقت شرافت کے جانچنے کے لئے نرم دلی ایک بہت عمدہ اور صحیح کسوٹی ہے شریف اپنی ذاتی تکلیف گوارا کر سکتا ہے۔ لیکن اوروں کی تکلیف دیکھ نہیں سکتا۔ اُن کو ستانا تو کیسا؟ وہ کبھی اپنی دولت وقوت علم و چلن پر غرور و نخوت نہیں کرتا۔ مو اکڑ نولش نے شریف کی بہت اچھی تعریف کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں "کہ جو شخص بدکاریوں سے پاک کاروبار میں منصف بات کا پکا۔ ماتحتوں پر مہربانی کرنیوالا مستقل محنتی۔ اہم کاموں میں ہمیشہ دلیری سے مستعد ہو۔ وہی شریف نژاد ہے"۔

(ڈاکپائے گشت)

مختلف ذرایع کے پیغامات سے ظاہر ہے کہ اڈریانوپل کا بلغاریہ کو ملنا دول خارجیہ کو منظور ہے۔

ہاں یہاں کی جامع مسجد اور مقبرہ ہائے۔ فلعائی عمارتیں انٹرنیشنل نگرانی میں رکھی جائینگی۔

اُمید کی جاتی ہے کہ بلغاریہ اس شرط کو بخوشی منظور کریگا وہ صرف اڈریانوپل چاہتا ہے۔

روح القدس کی تلڑی ڈوری

گزشتہ سے پیوستہ۔

کیا ہمیں سے اکثروں کو وہ دن گھڑی اور جگہ یاد نہیں جبکہ ہم توبہ کرکے یسوع مسیح پر ایمان لائے تھے اور ہمارے دل اس وقت عجیب اطمینان اور خوشی سے بھر گئے تھے۔ یا ہم میں سے بعض ایسے ہیں کہ جس کو برکت حاصل کرنے کا وقت اور جگہ تو یاد نہیں مگر اُنہوں نے اُس بےچینی اور بےقراری کے عوض جو کئی سالوں سے ان کے دلوں میں بستی تھی اپنے دلوں میں اطمینان کا تجربہ کیا ہے۔ جو اگرچہ آہستہ آہستہ اُن کے دلوں میں آیا تو بھی کچھ کم عجیب اور صاف نہیں ہے۔ روح نے ہماری روح کے ساتھ گواہی دی کہ کوئی طاقت جو ہستی میں ہے روح القدس کے سوا وہ سلامتی جو گزشتہ گناہوں کی نسبت ہم رکھتے ہیں ہم کو دے نہیں سکتی۔ گزشتہ گناہوں کی نسبت یسوع اکیلا ہماری سلامتی ہے۔ اور صرف روح القدس ہی سلامتی کے اس تجربے کو ہمارے دلوں تک پہونچا سکتی ہے۔ یہ امر کہ سلامتی ہمارے دلوں میں موجود ہے۔ روح القدس کی حضوری کا کیا ثبوت ہے۔ کوئی چیز ہم کو اس کے ہمارے اندر بسنے کی خود آگاہی سے محروم نہ کرے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ ہمارے اندر موجود ہے۔ کیونکہ کوئی سوائے اس کے ہمارے اندر ایسے پھل پیدا نہیں کر سکتا جیسے کہ ہم اپنے میں محسوس کرتے ہیں۔ ہم نے توبہ کی ہم ایمان لائے اور وہ ہمیشہ کے واسطے ہمارے اندر بسنے کو آگئی۔ کاشکہ ہمارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں۔ بہت کچھ اسبات کی پرواہ نہیں ہے کہ یہ وہ نہیں ہے۔ جس کو ہم "روح القدس کی بخشش" کہتے ہیں۔ اور خدا اس کو ایسا ہی کہتا ہے۔ اور جس قدر جلدی ہم خدا کے استعمال کئے ہوئے محاورات کو استعمال کرتے ہیں۔ اور خدا کے بیانات کو قبول کرتے ہیں اور خدا کے احکام کی تابعداری کرتے ہیں۔ اسی قدر جلدی وہ تاریکی جو اس بڑی سچائی کے گرد چھائی ہوئی ہے۔ دور ہو جاتی ہے۔ اور دن کی صاف روشنی ہماری روحوں میں چمکتی ہے۔

۳۔ ایمانداروں کے متعلق خدا کا کلام اسی طرح کا بیان کرتا ہے۔ غور کرو کہ یہ کیسا صاف و واضح ہے۔ "کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کی ہیکل ہو۔ اور خدا کی روح تم میں بستی ہے"۔ پھر کلام فرماتا ہے کہ "کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کا مقدس ہے۔ جو تم میں بسا ہوا ہے۔ اور تم کو خدا کی طرف سے ملا ہے" (۱ قرنتی ۶: ۱۹) پھر "کیونکہ تم زندہ خدا کی ہیکل ہو" (۲ قرنتی ۶: ۱۶) نیز (۲ قرنتی ۱۳: ۵ نیا ترجمہ) "تم اپنے آپ کو آزماؤ کہ ایمان پر ہو یا نہیں۔ اپنے آپ کو جانچو۔ یا تم اپنی بابت یہ نہیں جانتے کہ یسوع مسیح تم میں ہے۔ ورنہ تم نامقبول ہو۔ اس امر پر چند بہ بالا آیت کا آخری فقرہ کیسا صاف ہے۔ دوبارہ اس سادی ہی شرط پر غور کرو "تم اپنے آپ کو آزماؤ کہ ایمان پر ہو یا نہیں"۔ یعنے یہ کہ آیا تم ایماندار ہو یا نہیں کیا تم نجات کے واسطے محض خداوند یسوع مسیح پر توکل کر رہے ہو؟ اگر ایسا ہو تو کیا تم اپنی نسبت یہ نہیں جانتے کہ یسوع مسیح تم میں ہے یا نہیں"۔ اگر تم اپنا امتحان کرو تو دیکھو گے کہ تم "نامقبول" ہو۔ یعنے آزمائش کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتے۔ دوسرے لفظوں میں مسیح پر بھروسہ نہیں کرتے۔ بلکہ کسی اور چیز پر۔ یہ حقیقت ایسی سادہ ہے اور کس طرح اس سچائی سے جس کی پطرس نے منادی کی متفق ہے۔ وہ کہتا ہے "توبہ کرو اور یسوع مسیح پر ایمان لاؤ" اور پولوس اُن سے کہتا ہے۔ جنہوں نے توبہ کی ہے اور یسوع مسیح پر ایمان لائے ہیں۔ "کیا تم نہیں جانتے؟" وہی ایک سوال تم کو اپنے آپ سے کرنا ہے "آیا میں مسیح پر بھروسہ کر رہا ہوں یا نہیں" اگر ایسا ہے تو یسوع مسیح روح القدس میں تم میں بستا ہے۔ پیارو اگرچہ ہم نے روح القدس کی اپنے اندر بسنے والی حضوری کا جوش دلانیوالا ایک بھی تجربہ حاصل نہیں کیا تو بھی ہم خدا کے اس صاف بیان کے موجود ہوتے ہوئے کہ ہم اس کی ہیکل ہیں اور کہ وہ ہم میں بستا ہے اور کہ ہم خدا سے روح القدس کی اس بڑی بخشش کو اب حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے اپنے اندر بسنے کی حقیقت کا انکار کرنے کی جرات نہیں کر سکتے۔

باقی دارد

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

میاں:۔ اچھا تم مجھے بتاؤ تم کو کیسطرح علم ملگیا۔ تم کسی چیز کو کس طرح پا سکتی ہو جبتک تم اس میں شامل نہ ہو؟

بیوی: ہمارے بچے کس طرح ہمارے خاندان میں شامل ہوگئے؟

میاں:۔ کیوں اس لئے کہ وہ ہمارے خاندان میں پیدا ہوئے۔

بیوی:۔ یہی حال میرے اس کلیسیا میں شامل ہونیکا ہے میں اس کلیسیا میں پیدا ہوئی۔

میاں: کیا تمہارا مطلب تبدیل ہونے سے ہے؟

بیوی: ہاں میرا مطلب یہی ہے کہ تھوڑے روز ہوئے مجھ میں بڑی تبدیلی واقع ہوئی۔

میاں: بہت سے سال گزرے کیا میتھوڈسٹ چرچ میں بھی تم تبدیل نہیں ہوئی تھیں؟

بیوی:۔ جی نہیں۔ مجھے میتھوڈسٹ چرچ میں تبدیلی حاصل نہیں ہوئی۔ میں میتھوڈسٹ چرچ میں شامل تو ضرور ہوئی تھی مگر میری حالت بعد میں تبدیل ہوئی۔ اور یوں میں خدا کی کلیسیا کی ممبر ہو گئی۔

میاں: مجھے کچھ ذرا سی روشنی معلوم دیتی ہے۔ آؤ ذرا اس بات پر اور بحث کریں۔

بیوی:۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں انسان کی بنائی کلیسیاؤں میں کبھی شامل نہ ہوتی۔ یہ وہی انسانی کلیسیائیں ہیں۔ جو خدا کے بچوں کو جدا کر رہی تھیں۔ بعض ایک فرقہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جہاں ان کو کسی خاص تعلیم پر یقین کرنا سکھایا جاتا ہے بعض کسی اور فرقہ میں شامل ہو جاتے جہاں اُن کو بعض باتوں پر ایسی تعلیم دیجاتی جو پہلے فرقہ سے مختلف ہوتی۔ یہ بالکل عقل سے بعید ہے کہ تمام فرقے جو بعض باتوں میں ایک دوسرے کے برخلاف ہیں۔ کہ وے بائبل کے موافق کر رہے ہیں۔

میاں:- میں تو یوں کہوں کا کہ بعض کلیسیائیں تو باقیوں کی نسبت سچائی کے زیادہ نزدیک ہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ ہماری کلیسیا (میتھوڈسٹ) سب سے زیادہ درست ہے۔

بیوی:- وہ چیز جو زیادہ درست معلوم ہوتی اور در حقیقت درست نہیں ہے نہایت ہی دہوکہ دہ ہے۔ میں اس کا بیان آپ کے لئے پڑھتی ہوں۔ "اے شوہرو اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے کہ مسیح نے کلیسیا سے محبت کرکے اپنے آپ کو اُس کی خاطر موت کے حوالے کردیا تاکہ اس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کرکے مقدس بنائے اور ایک ایسی جلال والی کلیسیا بناکے اپنے پاس حاضر کرے جس کے بدن میں داغ یا جہری یا کوئی اور ایسی چیز نہ ہو بلکہ پاک و بے عیب ہوئے" افسیوں ۵: ۲۵-۲۷ اب میں آپ سے پوچھتی ہوں کہ اس جگہ کتنی کلیسیاؤں کو مسیح چاہتا ہے۔

میاں:- اس میں تو صرف ایک ہی کلیسیا کا ذکر ہے۔ =

بیوی:- اگر وہ صرف ایک ہی کلیسیا چاہتا ہے تو مجھے بتائیے کہ وہ ایک کونسی ہے؟

میاں:- تم کو زیادہ بائبل آتی ہے۔ تم ہی بتاؤ کہ کون سی ہے۔

بیوی:- میں خوشی سے بتاؤں گی۔ "جیسے مسیح نے کلیسیا سے محبت کرکے اپنے آپ کو اس کی خاطر موت کے حوالے کردیا۔" پس وہ اُسی کلیسیا کا ذکر کرتا ہے۔ جس کے لئے اس نے اپنے آپ کو دیدیا

میاں:- اچھا کیا اُس نے اپنے آپ کو تمام کلیسیاؤں کے لئے نہیں دے دیا؟

بیوی:- بائبل میں کلیسیاؤں کا ذکر نہیں ہے کہ اُس نے اپنے آپ کو اُن کے لئے دے دیا۔ بلکہ اُس کے لئے۔ یعنی صرف ایک کے لئے۔

میاں:- تو خیر تم ہی بتا سکتی ہو کہ کون سی وہ ایک ہے؟

بیوی:- ہم بائبل ہی سے اس کو معلوم کریں۔ اعمال ۲۰: ۲۸ کو دیکھئے "اپنی اور اس سارے گلہ کی خبرداری کرو جس کا روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا تاکہ خدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو جسے اس نے خاص اپنے قیمتی خون سے مول لیا۔" یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کی کلیسیا کے لئے اُس نے اپنے آپ کو دیدیا۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

در توصین غیبت۔

عزیزو عادت غیبت کا رکھنا اک برائی ہے
کسی صورت میں اس سے یاں نہیں ممکن بھلائی ہے
عجب حالت اُنکی کرتے ہیں غیبت جو سن سنکر
اِدھر کی بات لیجا کر اُدھر الٹی اُڑائی ہے۔
جنہیں شیریں کلامی سے کریں ہیں بات وہ جاکر
وے لیتے ذائقہ اس میں یہ گویا کہ مٹھائی ہے۔
ہزاروں دوستوں میں دشمنی اس ہی نے کی برپا
ہزاروں مشفقوں کی خاک میں عزت ملائی ہے
کریں ہیں تجھ کو کیسا پیار سارے اہل دولت بھی
اُنہیں کی معرفت تو نے یہ عزت بھی کمائی ہے۔
ذرا سوچو ذرا سمجھو یہ عادت ہے نہیں اچھی
اسی بدبخت حالت میں یہ کیوں عزت گنوائی ہے
بس اب کافی ہے خاموش کہ تو صین غیبت کی۔
نہ کرنا تو ذکا ہرگز مری تجھ کو دوہائی ہے۔

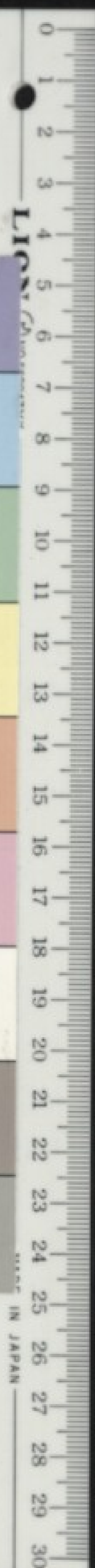
خاکسار ایم۔ سی۔ بنیس ذکا ۔ الہ آباد۔

حضور وائسرائے پر وار کرنے والے کیلئے حضور نواب ٹانک نے بھی ۳۰۰۰ کا انعام مشتہر کیا ہے۔

مجرموں کی تحقیقات بدستور سرگرم ہے۔ لیکن کوئی برائے راست ہنوز پتہ نہیں لگا سکتے ہیں۔

انتخاب الاخبار

مخبری کا انعام یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ دہلی کے حادثہ بمب کے مجرموں یا مجرموں کے صحیح پتہ لگانے والے کا انعام پچاس ہزار روپیہ تک بڑھ رہا ہے۔ دیکھا چاہئے۔ کون خوش نصیب اس انعام کا حقدار ہوگا۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص اس کی سازش میں خود بھی حصہ دار ہونے پر بھی بطور سرکاری گواہ کے اصلی مجرموں کے پکڑنے میں کامیاب ہوگا وہ بھی انعام کا مستحق سمجھا جاوے گا۔ اس کا واضح کردینا مناسب ہے جو لوگ اس جرم سنگین کی تحقیقات میں خاطر خواہ مدد کرینگے۔ وہ بھی معقول انعام حاصل کرینگے۔ بمب کا گور بنانے والے کو بھی خاطر خواہ انعام دینا منظور ہے۔ ان انعاموں کے علاوہ جو نیک نامی حاصل ہوگی۔ وہ فارغ البالی اور عزت میں مستقل طور پر مفید ثابت ہوگی۔ اتنے بڑے انعام کبھی کسی مجرم کے لئے شائع نہیں کئے گئے۔ ان انعامات میں اہل ہند نے بھی ازراہ راج بھگتی کے فیاضی کا عملی ثبوت دیا ہے۔ وہ نہایت قابل قدر ہے۔ ہندوستان کے روسا، والیان ریاست نے اور تمام انجمنوں اور ہر جگہ کے معززین نے حسن اتفاق سے اپنا فیلنگ ظاہر کیا ہے۔ اس پر گورنمنٹ عالیہ کا نازاں ہونا بجا ہے۔ حضور بیگم صاحبہ بھوپال نے اس بارہ میں خاص رائے ظاہر فرمائی ہے کہ ایسے موقعہ پر خیر خیرات کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ ہمارے لیڈنگ آرٹیکل کے اشارہ کے مطابق ہے۔ حضور ممدوحہ فرماتی ہیں کہ خدا نے بڑا فضل کیا۔ اس کے شکریہ کی یادگاری میں مناسب ہے کہ دہلی میں کوئی بڑا یتیم خانہ یا خاص ہسپتال قائم کیا جاوے۔ اور ہماری رائے ناقص میں یہ تجویز واقعی گورنمنٹ کی منظوری کے قابل ہے۔ اس کے بعد اُمید ہے کہ روسائے ہند بھی



حسب حیثیت مدد کرینگے - اور رعیت دہلی کو ایک اعلیٰ درجہ کا خیراتی انسٹیٹیوشن حاصل ہوگا۔

یادگار سلامتی لارڈ و لیڈی ہارڈنگ

مسٹر بھیکن لال بیرسٹر ایٹ لا نے اخبار ٹریبون میں ایک تجویز پیش کی ہے۔ کہ حادثہ بم سے حضور وائسرائے اور لیڈی ہارڈنگ کے بال بال بچ جانے پر ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک جو خوشی اور انبساط کی لہر پھر گئی ہے اس کی کوئی مناسب یادگار قائم ہونی چاہیے۔ چنانچہ یادگار کے لئے لالہ بھیکن لال جی نے دو طریقے بھی بتلائے ہیں۔ (۱) یہ کہ وقوعہ کے پورے ایک مہینہ بعد یعنے ۲۳ جنوری کو جس دن تک کہ حضور وائسرائے کے بالکل صحت یاب ہو جانے کی امید ہے۔ سارے وطن میں شکر گذاری کا دن منایا جاوے۔ اور اس دن سب دفتروں سکولوں میں تعطیل ہو (۲) دہلی میں اپنے ہر دلعزیز وائسرائے کے نام سے ایک ایسا یتیم خانہ کھولا جاوے جس میں سارے وطن کے یتیم بلاتمیز مذہب و فرقہ کے داخل ہو سکیں۔ لیکن جاری رہنے میں انارکسٹانہ واردات کی سب سے بہتر اور باسنے یادگار یہ ہو سکتی ہے۔ کہ ہندوستان کے محکمہ تعلیم میں دہارمک اور اخلاقی تعلیم کا خاص طور پر انتظام کیا جاوے تاکہ لوگ نیکی بدی کو پہچانکر ایسے خونخوار پاپ کرنے سے بچیں۔ اور بُرائی کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ (ہندو)

کیا گورنمنٹ گائے کیلئے ایسا نہ کریگی

نہر جہلم پر آباد کاروں کو زمین اس شرط پر عطا ہوئی ہے کہ وہ گھوڑیاں پرورش کریں اور ان کے بچے قیمتاً سرکار کو دیویں چنانچہ بڑے لمبے پیمانہ پر یہ کام جاری ہے۔ جابجا اعلےٰ نسل کی گھوڑیاں پائی جاتی ہیں۔ چونکہ اب پنجاب کنال پر بھی باری دوآب میں زمین آباد کی جاوے گی۔ اور آباد کاروں میں تقسیم ہوگی۔ اگر پنجاب کے ہندو اور ممبران کونسل گورنمنٹ کو توجہ دلائیں کہ وہ اسی شرط پر گائیوں کی پرورش اور بیل کی نسل کو بہت ترقی ہوگی۔ جو سرکاری خدمات اور پبلک کی ضروریات میں بہت مدد دے گی۔ اور امید ہے کہ گورنمنٹ میں پبلک کی اس درخواست کو بخوشی قبولیت اور منظوری کا اعزاز بخشیگی۔ (د)

ناناصاحب کے متعلق تحقیقات

سنہ ۱۸۵۷ء کے مشہور ہیرو

ناناصاحب کی بابت جس وقت سے وہ گم ہوئے۔ طرح طرح کی رائیں لگائی جاتی ہیں۔ لیکن حال میں بلیل کالج آکسفورڈ کے ایک پروفیسر نے نئی ہی بات سنائی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک انگریز نے ناناصاحب کو ایک کسان کے سپرد کر دیا تھا۔ ناناصاحب کی وجہ سے اس کسان اور انگریز کی ایسی قسمت جگی کہ چند ہی دنوں میں وہ مالا مال ہو گئے۔ لیکن آخرکار قسمت برگشتہ ہوئی اور ناناصاحب وہاں سے گم ہو گئے۔ ناناصاحب نے قدرتی موت پائی۔ یا ہندوستان کو واپس چلے گئے اس کی نسبت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بعض لوگ گڑے مردے اکھاڑنا چاہتے ہیں کہ جو دغابازانہ انگریز ناناصاحب کو انگلینڈ لایا تھا اُس کی تحقیقات ہونا چاہیے۔

(ہندو)

کلکتہ میں دو سوداگر جلگئے

سات ماہ حال کو کلکتہ کے دو مشہور سوداگران مسٹر ایس این بنیرجی۔ اور آشتوش گھوشال بج بج سے سن کا کارخانہ دیکھکر کلکتہ کو آرہے تھے۔ راستہ میں ان کی موٹر ایک بیلگاڑی سے ٹکرا کر اُلٹ گئی جس سے پٹرول کا پیپا پھٹ کر اس میں آگ لگ گئی۔ گاڑی معہ دونوں مسافروں کے جلکر راکھ ہو گئی۔ اور سوائے چند جلی ہوئی ہڈیوں کے کچھ پتہ نہ لگا۔ موٹر ڈرائیور بھی سخت زخمی ہو کر ہسپتال پہنچایا گیا۔

پرکاش۔

ایک سو بم چھوڑنے کا مقدمہ

امریکہ کی مزدور پارٹی کے ۴۰ شخصوں کی گرفتاری بدیں وجہ عمل میں لائی گئی تھی کہ وہ اس خطرناک سازش میں آلودہ تھے۔ جس کی بدولت بیس سے لاس انجیلاس تک ۱۰۰ بم چھوڑے گئے تھے۔ آخرکار ان لوگوں پر مقدمہ دائر کیا گیا اور عدالت نے گرفتار شدہ ملزمان میں سے پریزیڈنٹ مسٹر رائن کو سات سال کے لئے جلاوطن کر دیا۔ اور باقی ماندہ ۳۸ ملزمان کو ایک سے چھ ماہ تک کے لئے جیل میں بھیج دیا۔ (ہندو)

لوکل

ہم بخوشی اس خبر کو درج اخبار کرتے ہیں کہ ہمارے امریکن بورڈ آف فارین مشنز کے سیکرٹری پادری Stanley White صاحب ہمارے ملک میں تشریف لائے ہیں اور انہوں نے لودیانہ میں آکر سنیچر کے روز دعائیہ ہفتہ کے آخری مضمون پر ایک مختصر پر مفید تقریر سنائی۔ اور اتوار کے روز کوتوالی چپل میں ایک مختصر اور پُرمضمون درس جاودانی زندگی پر دیا جس میں صاحب موصوف نے کئی ایک ایسے اشخاص کی زندگیاں پیش کیں جو ملک امریکہ میں گذرے تھے اور آخر میں خداوند یسوع مسیح کی بےنظیر صلیبی موت کی زندگی پیش کر کے حسب موقعہ نصیحت دی جس کو سامعین نے بڑی عمدگی سے سنا اور امید ہے کہ سب سننے والوں کو بہت فائدہ ہوا۔



دیگر کتب

حل مشکلات — پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ر +

تحقیق بائبل — مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب - ۴ر +

طالبان حق — کیپٹن فیر صاحب ڈی - ڈی - ۹ر +

سوال وجواب

	قیمت	
فارسی اردو		۲پائی
رومن اردو	″	۲پائی
گورکھی	″	۲پائی
بچوں کی پرورش	″	ار
تواریخ بائبل	″	عہر
حیاتِ مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سبد غزلیں اردو	″	ار
گورکھی	″	ار

۱-اسلام میں مسیح	ار	۴-وشنو کے دس اوتار	۲ر
۲-ینابیع القرآن	۳ر	۵-آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
۳-بائبل یا قرآن	ار	۶-تناسخ کا کھنڈن	۲ر

۷-سیر ہندمعہ تصویرات اردو عہ

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱-رامپال سنگھ رومن اردو ۸ر

۲-تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر ۶ر +

۳-دولت لازوال اردو ۳ر-۵ر-۶ر

رومن اردو ۸ر +

۴-عزت بے مثال اردو ۳ر-۵ر-۶ر

رومن اردو ۸ر +

۵-اصلاح اخلاق ۴ر +

۶-ہند کی افلاس کا انسداد ار +

۷-شادی کی بابت خیالات ار +

۸-سچی اور جھوٹی خبرات ۳ پائی +

۹-صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰-رہنمائے تعلیم رومن اردو ۴ر +

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کر کے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۸۵ء میں چھپی تھی - پادری - ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی نے جو وقت وہ تھیالوجیکل سمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے - تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی - اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں - یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہے - بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہے - قیمت فی جلد عہر +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی باتصویر رسالہ انگریزی و فارسی اردو میں ہوتے چکنے کاغذ پہ چھپتا ہے - اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں - تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں - اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے - قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی - نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری ڈی - ڈی - آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہی تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگا دو لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا داڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہے قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماٹھو وی نمبر ۳ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کریچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق مفید اور نفیس ہلادیاں مارسلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلوری نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ لیڈ سمینٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۸ ہم کسٹم ہاوس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی ترب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں گل برابر جتنی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر جیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵٫) ایک سے چھہ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵٫)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لنظہ میں پہاڑ ہو جاتا ہے یہہ دوا لنظہ میں تنکو بنا دیتا ہے۔ درد ریاح جیسے پیٹ میں چبھک ٹیس گڑ گڑ ہیں اگر ہیں کسی گولی سے بھی ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد وغیرہ نصف میں ہو دور ہو جاتا ہے قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھہ آنہ۔ محصول ڈاک ایک سے چھہ ڈبیہ تک ۵٫ آنہ +

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گیوتم راؤ کیشو او شدہالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہاں مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہے کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہے تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا اکبال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بمقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا بادداشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے جھگڑے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہے قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک ۶٫ +

ملنے کا پتہ۔ گیوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکردوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹلی برادرز چھپا